بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں اجلاس

کارروائی اجلاس منعقدہ پنجشنبہ مورخہ ۶ فروری ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ۔	۳
۲	علیحدہ فہرست میں درج سوالات اور ان کے جوابات۔	۴
	رخصت کی درخواستیں	۸
	تحریک التواء (پیش کی گئی)	۱۰
	(۱) ۳ اور ۴ فروری ۱۹۸۶ء کو سنجاوی اور ہرنائی کے درمیان مسلح ڈاکوؤں نے پانچ ٹرک لوٹ لئے۔ (منجانب پرنس یحییٰ جان)۔	۱۳
۴	(۲) مورخہ ۴ فروری ۱۹۸۶ء کو ژوب لورالائی شاہراہ پر پل کو نقصان پہنچانے کے سلسلے میں، مسز فضیلہ عالیانی کی جانب سے پیش کی جانے والی تحریکِ التواء پر اسپیکر کا فیصلہ۔	۱۷
	قراردادیں:	۱۷
	قرارداد نمبر ۹۔ منجانب ارجن داس بگٹی۔ بسلسلہ سرکاری ہسپتالوں میں فری یونانی طبی شعبہ جات کا قیام۔ (نامنظور کردی گئی)	

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر : مسٹر محمد سرور خان کاکڑ

۲۔ مسٹر ڈپٹی اسپیکر : آغا عبدالظاہر

افسران اسمبلی

۱۔ سیکرٹری : مسٹر اظہر سعید خان

۲۔ ڈپٹی سیکرٹری : محمد حسین شاہ

معزز اراکان کی فہرست جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ مسز فضیلہ عالیانی
۲۔ مسٹر آبادان فریدون آبادان (مشیر)
۳۔ مس آغا پری گل
۴۔ میر عبدالغفور بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)
۵۔ میر عبدالکریم نوشیروانی (پارلیمانی سیکرٹری)
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو (پارلیمانی سیکرٹری)
۷۔ میر عبدالنبی جمالی (وزیر)
۸۔ آغا عبدالظاہر
۹۔ میر احمد خان
۱۰۔ سردار احمد شاہ کھیتران (وزیر)
۱۱۔ مسٹر ارجن داس بگٹی
۱۲۔ مسٹر عصمت اللہ خان موسیٰ خیل
۱۳۔ مسٹر بشیر مسیح (پارلیمانی سیکرٹری)
۱۴۔ سردار چاکر خان ڈومکی
۱۴۔ سردار دینار خان کرد
۱۶۔ حاجی عبید محمد نوتیزئی
۱۷۔ میر فتح علی عمرانی
۱۸۔ حاجی ظریف خان مندوخیل (پارلیمانی سیکرٹری)
۱۹۔ میر ذوالفقار علی مگسی (پارلیمانی سیکرٹری)
۲۰۔ سردار نثار علی (پارلیمانی سیکرٹری)
۲۱۔ جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)
۲۲۔ ملک گل زمان خان کاسی (مشیر)
۲۳۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ (پارلیمانی سیکرٹری)
۲۴۔ سردار خیر محمد خان ترین
۲۵۔ میر محمد علی رند
۲۶۔ ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ (وزیر)
۲۷۔ ارباب محمد نواز خان کاسی (وزیر)
۲۸۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی

۲۹۔ میر محمد نصیر مینگل - (وزیر)
۳۰۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی
۳۱۔ سردار محمد یعقوب خان ناصر (وزیر)
۳۲۔ ملک محمد یوسف پیر علیزئی (وزیر)
۳۳۔ میر نبی بخش خان کھوسہ
۳۴۔ مسٹر نصیر احمد خان باچا
۳۵۔ مسٹر ناصر علی بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)
۳۶۔ میر نور احمد خان مری (پارلیمانی سیکرٹری)
۳۷۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر)
۳۸۔ نواب تیمور شاہ جوگیزئی (وزیر)
۳۹۔ پرنس یحییٰ جان

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز پنجشنبہ مورخہ ۶ فروری ۱۹۸۶ء بوقت دس بجے صبح زیر صدارت آغا عبدالظاہر ڈپٹی اسپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از۔ قاری سید افتخار احمد کاظمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ
مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ
الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (سورۃ الحج آیت ۷۸)

ترجمہ:۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں اپنے کام کے لئے چن لیا ہے۔ اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر۔ اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ۔ پس نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ وہ ہے تمہارا مولیٰ اور بہت ہی اچھا ہے وہ مددگار۔

سردار چاکر خان ڈومکی:۔ جناب اسپیکر! گزشتہ سال ۱۳ نومبر ۱۹۸۵ء کو اسمبلی کے معزز رکن حاجی محمد انور دوتانی صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ میری گذارش ہے کہ ان کے لئے ایوان میں دعائے مغفرت کی جائے۔

(مرحوم رکن صوبائی اسمبلی کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

وقفہ سوالات

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ اب وقفہ سوالات ہے۔ پہلا سوال مسٹر ارجن داس بگٹی کا ہے

میر نبی بخش خان کھوسہ :۔ جناب اسپیکر! میری ٹیبل پر سوال و جواب کی کاپی نہیں ہے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ یہ تو آپ کی ٹیبل پر رکھ دیئے گئے تھے

میر نبی بخش خان کھوسہ :۔ جناب والا! مجھے مل گئے ہیں۔ مہربانی

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ اچھا ہوا۔ آپ کی تسلی ہوگئی۔

※ ۱۵۹ **مسٹر ارجن داس بگٹی** :۔

کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزارت مذہبی امور و اقلیت نے گذشتہ سال مبلغ تین لاکھ ستر ہزار روپے مستحق اور ہونہار طلباء اقلیت بلوچستان کے وظائف کے لئے مختص کئے تھے۔؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ رقم کن کن مستحق و ہونہار اقلیتی طلباء کو ضلع وار دی گئی ہے؟ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر

(الف) یہ درست نہیں ہے

(ب) جزو (الف) کا سوال حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی :۔ جناب اسپیکر! وزیر موصوف نے میرے سوال کا جواب نفی

میں دیا ہے۔ حالانکہ میرے علم میں آیا ہے کہ ۱۹۸۳ء میں وزارت مذہبی واقلیتی امور نے حکومت بلوچستان کو سکالرشپ دیا تھا اور میرے علم کے مطابق نصف کے لگ بھگ رقم ہونہار اور غریب طالب علموں کو دی گئی تھی۔ میں نے وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ وہ اس گرانٹ کا پتہ کریں تاکہ یہ صحیح حقداروں تک پہنچے۔

ملک محمد یوسف پیر علیزئی (وزیر حج واوقاف)

جناب اسپیکر! جیسا کہ میرے معزز رکن نے فرمایا کہ ۱۹۸۳ء میں ایسی رقم آئی تھی جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے۔ جس میں انہوں نے ہم سے پوچھا ہے کہ آپ کو کوئی ایسی رقم دی گئی ہے تو ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ ہمارے پاس ایسی کوئی رقم نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی ایسی رقم آئی بھی ہو اور تقسیم بھی ہوئی ہو تو ہم اس کی تحقیق کریں گے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی: شکریہ جناب

※ ۱۶۳۔ **مسٹر ارجن داس بگٹی**:

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان میں صرف ایم۔ اے ڈگری ہولڈر کو میرٹ بلیس پر لیکچرار بھرتی کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ڈگری ہولڈر امیدواروں کا تدریسی تجربہ بہ نسبت ایک ہی ایڈ ایم ایڈ تھرڈ ڈویژن ایجوکیشنز ڈیپارٹمنٹل اساتذہ سے کم ہوتا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف)، (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لیکچرار کی ان اسامیوں پر پوسٹ گریجویٹ تھرڈ ڈویژن اساتذہ کو بھی میرٹ بلیس پر تعینات کرنے پر غور کرے گی

وزیر تعلیم:

(الف) جی ہاں

(ب) قواعد ملازمت کے تحت لیکچرار بننے کے لئے امیدوار کا متعلقہ مضمون میں ایم اے سیکنڈ

کلاس ہونا لازمی ہے۔ بی ایڈ۔ ایم ایڈ متعلقہ امیدوار کی اضافی قابلیت شمار ہوگی۔ تاہم کالج کی سطح پر بی ایڈ کی ڈگری لازمی نہیں۔

(ج) کئی سال پہلے اساتذہ کی شدید کمی کے باعث چند مضامین میں ایم اے تھرڈ ڈویژن کو بھی مشروط طور پر لیکچرار بھرتی کیا گیا تھا۔ ان میں سے بیشتر امیدواروں نے اب اپنی ڈویژن بہتر بنائی ہے۔ تاہم انگلش میں ایم اے تھرڈ ڈویژن کو بھرتی کرنے کے لئے قواعد میں گنجائش موجود ہے پھر بھی ۱۹۸۱ء کے بعد کسی تھرڈ ڈویژن پاس ایم اے کو بھرتی نہیں کیا گیا۔ کیونکہ حکومت نے تھرڈ ڈویژن لیکچرار بھرتی کرنے کے لئے انتظامی طور پر پابندی لگا رکھی ہے۔ تاہم پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری کے حامل امیدواروں کے لئے ڈویژن کی قید نہیں ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی: (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! جیسا کہ ہمارے پارلیمانی سیکرٹری ایجوکیشن اقبال احمد خان کھوسہ صاحب نے فرمایا کہ کئی سال پہلے اساتذہ کی شدید کمی کے باعث چند مضامین میں ایم اے تھرڈ ڈویژن کو مشروط طور پر بھرتی کیا گیا تھا تو کیا حکومت نے پوسٹ گریجویٹ بی اے، بی ایڈ، ایم اے ایم ایڈ اساتذہ کو جنہیں اچھا تدریسی تجربہ بھی رکھتے ہوں کو لیکچرار بھرتی کرنے پر نظر ثانی کی جاسکتی ہے؟۔ اس طرح قابل اساتذہ کی اچھی خاصی حوصلہ افزائی ہوسکتی ہے۔

مسٹر اقبال احمد کھوسہ: فی الحال ایسی کوئی بات نہیں ہے اگر حکومت بلوچستان کوئی ایسی پالیسی بنائے تو اس پر غور کیا جاسکتا ہے۔

*** ۱۶۸ مسٹر محمد صالح بھوتانی**

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دوریجی کو پینے کا پانی فراہم کرنے دوریجی واٹر سپلائی سکیم پر دو مشینیں نصب کی گئی ہیں۔ تاکہ ایک مشین خراب ہونے کی صورت میں دوسری مشین سے پانی فراہم کیا جاسکے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مشینوں میں سے ایک کے پرزہ جات نکال کر اسے ناکارہ

بنا دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کی فراہمی کئی دنوں تک منقطع رہتی ہے؟

(ج) اگر جزو (الف) (ب) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ نیز محکمہ آبپاشی پانی کی فراہمی کو باقاعدہ کرنے کے لئے فوری اقدام کرے گا۔

وزیر آبپاشی و برقیات

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ دورریجی واٹر سپلائی سکیم پر دو عدد سیٹ ڈیزل و پمپ کے نصب کئے گئے ہیں تاکہ ایک سیٹ خراب ہونے کی صورت میں دوسرے سے پانی فراہم کیا جا سکے۔

(ب) دورریجی چونکہ دور دراز علاقہ میں واقع ہے۔ جہاں پر نہ صرف ڈیزل انجن و پمپ کی مرمت و درستگی کی سہولتیں مفقود ہیں۔ بلکہ بوقت ضرورت نٹ یا بولٹ بھی دستیاب نہیں ہے ایسی صورت میں اگر ایک سیٹ کا پمپ خراب ہو جائے تو دوسرا سیٹ چلایا جاتا ہے۔ اگر اس اثنا میں اتفاقاً دوسرے سیٹ کے انجن میں کوئی خرابی واقع ہو جائے تو فوری طور پر پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے یا تو ایک سیٹ کا پمپ کھول کر دوسرے میں لگانا پڑتا ہے یا بصورت دیگر انجن کا وہ خراب پرزہ وقتی طور پر تبدیل کرنا پڑتا ہے۔ تاکہ پانی کی فراہمی میں تعطل واقع نہ ہو۔

کوئی انجن ناکارہ نہیں کیا گیا ہے۔ اور اس وقت دونوں انجن صحیح حالت میں ہیں دورریجی ٹاؤن میں پانی برائے آبنوشی مسلسل سپلائی کیا جارہا ہے ماسوائے چار دن کے ۲۵ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۸۵ء جن میں کہ پانی کی فراہمی بوجہ شکستگی شافٹ عارضی طور پر معطل رہی اس وقت بھی فراہمی آب برائے آبنوشی مسلسل جاری ہے۔

(ج) اس جزو کا جواب تفصیلاً جزو (ب) میں دیا گیا ہے۔ محکمہ حتی الوسع کوشش کرے گا کہ آئندہ کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی: میں جواب سے مطمئن ہوں شکریہ

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ اب سیکرٹری اسمبلی اعلانات

فرمائیں گے۔

رخصت کی درخواستیں

محمد حسن شاہ (ڈپٹی سیکرٹری)

اسمبلی سیکرٹیریٹ کو رخصت کی دو درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں سے ایک میر سلیم اکبر بگٹی کی ہے اور دوسری جناب بہادر خان بنگلزئی صاحب کی۔ سلیم اکبر بگٹی نے ٹیلیفون سے اطلاع دی ہے کہ:-

"میں سلیم اکبر بگٹی بوجہ بخار آج مورخہ ۶ فروری ۱۹۸۶ء کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا رخصت منظور کی جائے۔"

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

ڈپٹی سیکرٹری:- دوسری درخواست سردار بہادر خان بنگلزئی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ

"وہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں لہٰذا اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا رخصت منظور کی جائے"

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

مسز فضیلہ عالیانی (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! میں آپ کی اجازت سے اپنی تحریک استحقاق کے متن کے حوالے سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ۴ جنوری کو جو اسمبلی اجلاس کی کارروائی ہوئی تھی اس میں میری تحریک التواء تھی جس میں کہا ....

وزیراعلیٰ :۔ جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب محترمہ فضیلہ عالیانی کو اتنا اشتیاق نہیں ہونا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قانون کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ اسمبلی میں جو وقفہ سوالات ہوتا ہے۔ تو اس وقت تحریک التواء یا تحریک استحقاق پیش نہیں کی جا سکتی۔ آپ انتظار فرمائیے جب وقفہ سوالات ختم ہو اور تحریک استحقاق کا نمبر آئے تو اس وقت ....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ جام صاحب قانون کے مطابق وقفہ سوالات ختم ہوگیا ہے اس کے بعد سیکرٹری اسمبلی نے اعلانات کئے ہیں۔ اب اس کے بعد کا وقت ہے۔

وزیراعلیٰ :۔ اب مزید کوئی سوال نہیں ہے؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ نہیں جناب۔

وزیراعلیٰ :۔ اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔

مس فضیلہ عالیانی : جناب والا! تو میں کہہ رہی تھی کہ ۲۸ جنوری کو میری تحریک التواء کے سلسلے میں ایک لوکل اخبار میں میرا جو بیان چھپا ہے وہ درست نہیں ہے۔ میں نے اس سلسلے میں کہا تھا کہ ۲۰ جنوری کو ڈی آئی جی نے ڈاکوؤں کے سلسلے میں اپنے عدم اطمینان کا اظہار کیا تھا ۲۶ جنوری کو اس رپورٹ کے ذریعہ یہ بات سامنے آئی کہ ان ڈاکوؤں کی گرفتاری کے لئے پندرہ ہزار روپے کی رقم بطور انعام رکھی گئی ہے۔ جبکہ اس اخبار میں آیا ہے کہ ۲۰ جنوری کو ڈی آئی جی نے یہ کہا ہے کہ پندرہ ہزار روپے کی رقم اس شخص کو دی جائے گی جو ڈاکوؤں کو گرفتار کرے گا ایک تو اس پر تحریک استحقاق ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو کرپٹ فیڈر کے سلسلہ میں تھی۔ جس کے چیئرمین جناب وزیراعلیٰ صاحب تھے۔ میرے علم میں یہ بھی ہے کہ اس کی ایک میٹنگ بھی ہوئی تھی۔ اس کا رپورٹ ابھی تک

سامنے نہیں آئی۔ اس سے اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس ہاؤس میں ابھی تک بہت سی ایسی کمیٹیاں نہیں بنی ہیں۔ جن کی ضرورت ہے۔

وزیر اعلیٰ:- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! مجھے بڑے ادب سے یہ گزارش کرنی پڑتی ہے کہ میری معزز رکن نے جس قسم کی تحریک استحقاق پیش کی ہے وہ غیر متعلقہ ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی تحریک استحقاق کے دائرہ میں تقریر کریں۔ میرے خیال میں انہوں نے اپنی تحریک صحیح انداز سے پیش نہیں کی۔

مسز فضیلہ عالیانی:- جناب والا! میں نے پہلے جو لوکل اخبار کے حوالے سے بات کرنی تھی وہ میں کر چکی ہوں۔ اس پر آپ نے اپنا اظہار خیال کرنا ہے۔ اور اس کے بعد پٹ فیڈر کی کمیٹی کے سلسلے میں بتانا ہے کیا اس سے ہاؤس کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا اب تک کمیٹی کے رولز آف پروسیجر تشکیل نہیں دیئے گئے۔ ابھی تک بہت سی ایسی چیزیں باقی ہیں۔ جن پر کمیٹیاں تشکیل دینا ضروری ہے۔ ہاؤس کی سہولت کے لیۓ ابھی تک بہت سی کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئیں۔ جس کی وجہ سے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ تحریک استحقاق قاعدے کے مطابق نہیں ہے۔ کوئی بھی اخبار خبر جس کا حوالہ معزز رکن نے دیا ہے غلط بھی ہو سکتی ہے یہ مصدقہ خبر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلاں اخبار میں یہ آیا ہے۔ فلاں میں یہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اخبارات میں تو کئی خبریں آتی ہیں کئی خبریں جو اخبارات میں چھپتی ہیں غلط بھی ہوتی ہیں اور کئی درست (تالیاں) اس لیۓ میں امید کرتا ہوں کہ یہ خبر جو اخبار میں چھپی ہے۔ اس سے ان کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے اور اس سے ہاؤس کا بھی استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے۔ البتہ ہم صرف اخبارات سے یہ گزارش کر سکتے ہیں کہ وہ کسی خبر کی تصدیق کر کے آئندہ شائع کریں۔ شکریہ۔

تحریک التواء

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- پرنس یحییٰ جان کی طرف سے ایک تحریک التواء موصول ہوئی

ہے۔ وہ پیش کریں۔

مسٹر یحییٰ جان:۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں حسب ذیل واضح اور پبلک اہمیت کے حامل مسئلہ پر بحث کی غرض سے حسب ذیل تحریک التواء ایوان میں پیش کرتا ہوں تحریک التوا یہ ہے کہ:۔

"۳ اور ۴ فروری کی درمیانی رات سنجادی اور ہرنائی کے درمیان مسلح ڈاکوؤں نے ۵ ٹرکوں کو لوٹ لیا اور ان کے ڈرائیوروں اور کلینروں کو چودہ ہزار روپے کی رقم اور چار گھڑیوں سے محروم کر دیا۔ اس واقعہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت لوگوں کے جان و مال کے تحفظ میں ناکام رہی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔"

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک التوا یہ ہے کہ

"۳ اور ۴ فروری کی درمیانی رات سنجادی اور ہرنائی کے درمیان مسلح ڈاکوؤں نے ۵ ٹرکوں کو لوٹ لیا اور ان کے ڈرائیوروں اور کلینروں کو چودہ ہزار روپے کی رقم اور چار گھڑیوں سے محروم کر دیا۔ اس واقعے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت لوگوں کے جان و مال کے تحفظ میں ناکام رہی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔"

اس تحریک التوا کو کسی اور دن کے لئے رکھا جاتا ہے۔ غالباً جام صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! اگر اس تحریک التوا کو بھی دیکھا جائے تو یہ تحریک اُس وقت پیش ہو سکتی ہے۔ جب یہ معاملہ حال ہی میں وقوع پذیر ہو۔ اس تحریک کو اس وقت پیش ہونا چاہیئے تھا۔ جب اس اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا تھا۔ لیکن پھر بھی میں اپنے معزز رکن اور اس ایوان کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ حکومت اس سلسلے میں بے خبر نہیں ہے جوں ہی یہ واقعہ ہوا ہے۔ میں اس ایوان کو بتلانا چاہتا ہوں کہ حکومت کی مشینری فوری طور پر حرکت میں آگئی اور ڈاکوؤں کو گرفتار کیا گیا

اور ان کے قبضے سے گھڑیاں اور پیسے برآمد کرلئے گئے۔ اور جو چار ڈاکو اس میں ملوث تھے ان کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اور ان کو قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

جناب والا! اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت اپنے کام میں پوری طرح مستعد ہے اور ایسے واقعات کی نگرانی کر رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ جو ایسے عناصر ہیں اور حکومت کے امن کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان سے فوراً نمٹ جائے گا۔ میری اس وضاحت کے بعد امید ہے کہ اس ایوان کو تسلی ہوگئی ہوگی۔ اور میرے اس معزز رکن کی بھی تسلی ہوگئی ہوگی جنہوں نے خاص طور پر یہ تحریک پیش کی ہے۔ امید ہے کہ وہ اس تحریک التواء کو واپس لے لیں گے اور اس پر زور نہیں دینگے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: اس تحریک التواء کو بعد میں کسی تاریخ پر لیا جائے گا۔ اگر پھر بھی معزز رکن اس تحریک کو واپس لینا چاہتے ہیں۔ تو وہ بڑے شوق سے لے سکتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ: جناب والا! میں آپ کے اس حکم کے متعلق تو کچھ نہیں کہتا ہوں لیکن میں نے اس بارے میں دو پوائنٹس پیش کئے ہیں۔ جس میں میں نے کہا ہے کہ یہ تحریک التواء پیش نہیں ہوسکتی ہے اور جس کے متعلق آپ کی رولنگ بہت ضروری ہے۔

دوسری بات جو نہایت ضروری ہے میں نے ٹیکنیکل پوائنٹس کا بھی سہارا نہیں لیا ہے صرف میں نے تفصیل سے وضاحت کی ہے۔ میں نے حکومت کی طرف سے اس امر کی وضاحت کر دی ہے۔ اب ان کو چاہیئے کہ اس پر زور نہ دیں اور اس معاملہ کو ختم کر دیں۔

مسٹر یحییٰ جان: جناب اسپیکر یہ میری رائے نہیں ہے یہ ہماری پارٹی کی رائے ہے جو ہماری پارٹی میں دس پندرہ لوگ ہیں انہوں نے کل بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا تھا۔ میں ان کی رائے کے خلاف کوئی کام نہیں کروں گا۔ اس سے وزیر اعلیٰ صاحب ہماری باتیں سنیں گے۔ اور ہم ان کی آراء سنیں گے۔ یہ تو ٹیم ورک ہے۔ ہم نے باہم مل جل کر کام کرنا ہے۔ باہر تو ہم ان پینتالیس لوگوں لوگوں کے دشمن بہت بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہم نے باہم بیٹھ کر قوم ملک کے لئے تعاون سے کام کرنا ہے اور آپس میں تعاون کریں گے (تالیاں)

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! یہ بات نہیں ہے آدمی دس ہوں یا پندرہ ہوں یا بیس ہوں یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ جب کوئی محرک تحریک التواء پیش کرے گا تو جناب والا یہ قانونی طور پہ آپ کا استحقاق اور فرض ہوتا ہے کہ آپ اس تحریک کے ہر پہلو کو دیکھیں۔ اگر آپ مناسب سمجھتے ہوں تو اس تحریک کو رد کر دیں اور خلاف ضابطہ قرار دے دیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کر دیا ہے کہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا مسئلہ نہیں ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ جام صاحب! اس تحریک التواء کو بعد میں دیکھا جائے گا اور ضابطہ کے خلاف ہوئی کو رد کر دیا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! یہ تحریک التواء ضابطہ کے خلاف ہے۔ حالیہ وقوع پذیر مسئلہ سے متعلق نہیں ہے اور پیش نہیں ہو سکتی ہے۔ آپ اس کے متعلق اپنی رولنگ ابھی دینا چاہتے ہیں تو دے دیں یا بعد میں دینا چاہتے ہوں تو آپ کی مرضی ہے یا اگر آپ نے اپنی رولنگ محفوظ رکھی ہے تو یہ آپ کے فیصلے پر منحصر ہوگا۔ حکومت کی طرف سے میں نے مؤقف کی وضاحت کر دی ہے

پرنس یحییٰ جان:۔ جناب والا! آپ نے اس کو کسی اور دن کے لئے رکھا ہے تو رکھیں اور آج اپنی بقیہ کارروائی شروع کریں۔ ان تحاریک پہ پہلے کچھ بولنے کا موقع تو دیں پہلے ایک گھنٹہ ملتا تھا۔ آپ نے اب وہ بھی بند کر دیا ہے۔ آپ موقع دیں تاکہ لوگ کچھ بات تو کر سکیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ سب کو منصفانہ طور پہ بات کرنے کا موقع دیا جائے گا اور چار تاریخ کی جو تحاریک التواء ہیں ان میں سے ایک کا نوٹس مسز فضیلہ عالیانی کا ہے وہ اپنی تحریک التواء پیش کریں۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک التواء پیش کرتی ہوں کہ:۔

"تربت لورالائی شاہراہ پر سات اور آٹھ جنوری کی درمیانی شب کو تخریب کاروں نے پل کو نقصان پہنچایا۔ یہ واقعہ نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے"

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک التوا یہ ہے کہ

"تربت لورالائی شاہراہ پر سات اور آٹھ جنوری کی درمیانی شب کو تخریب کاروں نے پل کو نقصان پہنچایا۔ یہ واقعہ نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے"

وزیراعلیٰ:۔ جناب والا مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ تمام قواعد و ضوابط موجود ہیں۔ ہمیشہ پارلیمنٹ کا یہی دستور ہوتا ہے اور پارلیمنٹ کا اسپیکر ہی دونوں جانب کے اراکین کو تحفظ دیتا ہے۔ بلکہ وہ آئین کو بھی تحفظ دیتا ہے اور اپنی صوابدید سے رولنگ بھی دیتا ہے۔ تو جناب والا اگر اس تحریک کو بھی غور سے دیکھا جائے۔ محرک نے جو یہ تحریک التوا پیش کی ہے یہ سراسر ضابطے کے خلاف ہے اور یہاں پر لورالائی کے ایک پل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اب لورالائی میں تو اتنے پل ہیں کہ آپ جن کو شمار بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ جناب والا اس قسم کی تحریکیں جو خلاف ضابطہ ہوں۔ جس کے نہ کوئی معنی ہوں اور نہ ان سے عوام کو فائدہ پہنچتا ہو۔ ان کے لئے توقع یہ کی جا سکتی ہے کہ محرک ایسی تحریکیں پیش نہ کریں اور نہ اس پر زور دیں اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا میں تو آپ کی رولنگ کے متعلق کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔ لیکن جب ایسی تحاریک التوا پیش ہوں تو ان کو آپ خلاف ضابطہ قرار دے دیں جو بے معنی ہوں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ مسز فضیلہ عالیانی صاحب کے اس بیان کے بعد کچھ کہیں گی۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ جناب والا! جیسا کہ یہاں کہا گیا ہے اور اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لینا جس میں تحریک التوا پیش کرنا یا تحریک استحقاق پیش کرنا۔ ان چیزوں کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اس ایوان میں صرف تنقید برائے تنقید ہی کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ ہم یہاں ان باتوں کی طرف

اشارہ کرنا چاہتے ہیں۔ جن کی اگر ان کی روک تھام ہو جائے تو اس سے مزید بدامنی کی بدانتظامی نہ پھیلے۔ لہٰذا میں سمجھتی ہوں جو تحریک التوا میں نے آج پیش کی ہے صرف یہ پل ہی نہیں ہے۔ بلوچستان میں کئی اور بھی پل ہیں۔ اس سلسلے میں ہم کچھ تجاویز دے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ جو تخریب کار ہیں ان کو گرفتار کیا جائے۔ آخر ان کو اتنی چھوٹ کیوں دی ہوئی ہے آخر یہ حکومت کر کیا رہی ہے۔ کبھی ڈکیتی ہو رہی ہے۔ کبھی بم چھوٹ رہے ہیں۔ کبھی پل اڑائے جا رہے ہیں۔ چاہے کوئی پل ہو آخر ہے تو یہاں کا ہی ایک پل جس کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اور میری گزارش ہے۔ جتنے بھی بلوچستان کے اہم پل ہیں وہاں پر گارڈ تعینات کئے جائیں۔ ان کے تحفظ کے لئے صوبائی حکومت کچھ کرے۔ اس کے علاوہ میرا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔

جناب اسپیکر! میں پھر ایک دفعہ وزیراعلیٰ کو یقین دہانی کرانا چاہتی ہوں کہ ہم یہاں مخالفت برائے مخالفت کرنے نہیں آئے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ کوئی ٹھوس کام ہوں۔ یہاں پر کئی ایسے ریزولیشن پیش کئے جائیں اور اگر آپ اجلاس کی کارروائی چند دن اور بڑھانا چاہیں تو ہم بہت سے اور ایسے ریزولیشن لا رہے ہیں۔ اگر باقی ممبر بھی ہمارا ساتھ دیں اور اس تحاریک کو پاس کرا دیں۔ تو اس سے بلوچستان کے عوام کی فلاح و بہبود ہو سکتی ہے۔ ہم کوئی ٹھوس کام بلوچستان کی ترقی کے لئے کر سکتے ہیں۔ اور ہم وزیراعلیٰ صاحب کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہتے ہیں۔

ہمارا مقصد ہرگز کسی کو پریشان کرنا نہیں۔ ہم کسی کو تنگ کرنے نہیں آئے۔ جیسا کہ وزیراعلیٰ نے اس دن فرمایا تھا کہ مجھے پارلیمنٹیرین بننے کا شوق ہے۔ جناب والا! میں نے آج تک جو کچھ سیکھا ہے ان سے سیکھا ہے۔ جام صاحب ہمارے بزرگ ہیں ہم ان کی عزت کرتے ہیں۔ وہ تو پارلیمنٹیرین رہے ہیں۔ اس ملک میں جتنے مارشل لاء آئے ہیں کوئی بھی ان کے ساتھ اتنا نہیں چل سکا۔ جتنا یہ چل سکے ہیں (تالیاں)۔ ہم ان کی تربیت چاہتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی رولنگ ہی اس تحریک پر روشنی ڈال سکتی ہے۔ اگر ایوان یا جام صاحب کی مرضی نہیں ہے کہ ہم کوئی تحریک التوا پیش کریں اور بلوچستان کی امن و امان کی صورتحال پر یہاں بحث کریں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ہونا چاہیئے جو کچھ ہو رہا ہے بلکہ آج کا پیپر اٹھا کر دیکھیں اور پرنس یحییٰ جان نے بھی آج ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی ہے ہر طرف بدانتظامی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا تدارک کیا جائے۔

سردار محمد یعقوب خان ناصر وزیر آبپاشی و برقیات:۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب اسپیکر! محترمہ نے لورالائی کے پل کے بارے میں تحریک التوا پیش کی ہے۔ جناب والا! میں لورالائی کا رہنے والا ہوں۔ جیسا جام صاحب نے فرمایا کہ وہ اس پل کی نشاندہی کریں کہ وہ کونسا پل ہے اور کس علاقے میں ہے۔ نیز بقول جام صاحب محترمہ کو پارلیمنٹرین بننے کا شوق ہے۔

مسز فضیلہ عالیانی:۔ شوق تو بالکل ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات:۔ جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں۔ ایوان کا وقت اس طرح ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ ایسی تحریکیں پیش کی جانی چاہیئے۔ جن میں کوئی بڑا معاملہ در پیش ہو اور ایوان میں اس پہ بات کی جائے۔ یہ نہیں کہ اگر گڑھے دو دن صرف ہو جائیں اور ہاؤس دیکھتا رہے۔

جناب اسپیکر! میں خود کل سے سوچ رہا ہوں کہ کونسا پل اڑ گیا ہے۔ کونسی تباہی آئی ہے۔ کیونکہ محترمہ نے نشاندہی نہیں کی ہے۔ کیونکہ کوئی نقصان نہیں پہنچا اور نہ ہی ٹریفک معطل ہوئی ہے۔ اس قسم کی تحریکوں سے عوام کا ....

مس پری گل آغا:۔ جناب اسپیکر! میں اپنی بہن سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ پل کا صرف ذکر آتا ہے۔ لیکن درمیان میں مارشل لاء اور جام کا ذکر آ جاتا ہے۔ میری بہن تحریک پیش کرنے کے بعد دیگر پوائنٹس پہ بولنا شروع ہو جاتی ہیں اور اس طرح پٹری سے اتر جاتی ہیں (تالیاں)۔ یہ اسمبلی ہے یا بکرا منڈی؟ (تالیاں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ آپ اپنے آپ کو کیا سمجھ رہی ہیں؟۔

مس پری گل آغا:۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! وہ کونسا پل ہے۔ جسے اڑ گیا ہے میرے خیال میں بلوچستان میں ہزاروں کی تعداد میں پل ہیں۔ (مداخلت)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: براہ مہربانی ایک وقت میں ایک آدمی بات کریں۔

مس پری گل آغا: جناب والا! یہ صرف وزیر اعلیٰ کا کام نہیں کہ وہ پلوں کی چوکیداری کریں، ہم کس لئے عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں؟ کم از کم ہمارا بھی تو کوئی فرض ہے کہ تھوڑا بہت اپنے علاقے کا خیال رکھیں۔ ہمارے صوبے میں کس علاقے کا پل توڑا گیا ہے اور ہمیں اس کا نام تک معلوم نہیں پتہ نہیں ہم کیوں ایسی تحریکیں یہاں پیش کرتے ہیں؟

حاجی شیخ ظریف خان مندوخیل: جناب اسپیکر! دو تاریخ کو میں ژوب سے لورالائی گیا اور پھر وہاں سے کوئٹہ پہنچا۔ مجھے راستے میں کوئی پل خراب حالت میں نظر نہیں آیا (تالیاں) اگر کوئی پل توڑا گیا ہے تو اس کی نشاندہی کی جائے۔ کیا محترمہ اس کی نشاندہی کر سکتی ہیں؟ میرے خیال میں نشاندہی کرنے والا انعام کا مستحق ہے

مس پری گل آغا: جناب اسپیکر! یہ اسمبلی کا وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: اس تحریک پر کافی لے دے ہوئی ہے۔ چونکہ پل کا کوئی نام نہیں دیا گیا ہے اور یہ معاملہ بھی کافی عرصے پہلے کا ہے۔ یعنی سات یا آٹھ جنوری کی بات ہے کافی دیر ہو چکی ہے۔ لہٰذا میں اس تحریک التوا کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔ اب مسٹر ارجن داس بگٹی اپنی قرارداد ایوان میں پیش کریں۔

قراردادیں

قرارداد نمبر ۱۔ منجانب مسٹر ارجن داس بگٹی

مسٹر ارجن داس بگٹی: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد

ایوان میں پیش کرتا ہوں کہ :۔

" یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبہ بلوچستان میں تحصیل و ضلع کی سطح پر قائم تمام سرکاری ایلوپیتھک ہسپتالوں میں سرکاری طور پر فری یونانی طبی شعبہ جات بھی قائم کرے۔ جیسا کہ صوبہ پنجاب میں ۲۵۰ فری طبی ہسپتال کی منظوری دی جا چکی ہے۔ نیز ان فری یونانی طبی شعبہ جات میں صوبہ بلوچستان کے رجسٹرڈ اطباء کو تعینات کیا جائے "

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ قرارداد یہ ہے کہ :۔

" یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبہ بلوچستان میں تحصیل و ضلع کی سطح پر قائم تمام سرکاری ایلوپیتھک ہسپتالوں میں سرکاری طور پر فری یونانی طبی شعبہ جات بھی قائم کرے۔ جیسا کہ صوبہ پنجاب میں ۲۵۰ فری طبی ہسپتالوں کی منظوری دی جا چکی ہے۔ نیز ان فری یونانی طبی شعبہ جات میں صوبہ بلوچستان کے رجسٹرڈ اطباء کو تعینات کیا جائے "

نواب تیمور شاہ جوگیزئی (وزیر صحت)

محکمہ صحت اس سال ایس این ای میٹنگ میں چار ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں چار اطباء کی پوسٹیں منظور کرے گی اور یہ سلسلہ آئندہ بھی ضلعی اور تحصیل لیول پر جاری کیا جائے گا۔ ان مقامات میں جگہ اور تعمیر کا کام آئندہ سال اے ڈی پی میں شامل کیا جائے گا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ یہ سوالات کا وقفہ نہیں ہے۔ بلکہ مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب اپنی قرارداد پر روشنی ڈالیں گے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی :۔ جناب اسپیکر شکریہ میں آپ کی اجازت کا منتظر تھا۔

جناب اسپیکر و معزز اراکین اسمبلی! آج وہ روز روشن آگیا ہے۔ جب ہر شخص اپنے خیالات کو بڑی آزادی سے ظاہر کر سکتا ہے۔ یہی جمہوریت کا طرۂ امتیاز ہے۔ سو میں معزز ایوان کی اس

طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ طب و حکمت کسی خاص صوبہ کی ملکیت نہیں ہوتی۔ پھر یہ بھی جب تک کسی طبیب کو سرکاری مراعات نہ ملیں وہ کارگمنامی میں رہتا ہے کیا اس سے ایک فن اور علم مجروح نہیں ہوتا۔

جناب والا! حکمت جو ہمارا اسلامی سرمایہ ہے جو بالکل سستا اور سہل طریقہ علاج ہے جس میں کوئی مضر صحت اثرات نہیں ہیں اور صوبہ بلوچستان میں بھی بے شمار رجسٹرڈ حکماء حضرات بجا طور پر طبی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس میں جہاں ان کا اپنا بھلا ہے۔ اس سے زیادہ عوام، غرباء اور مساکین کا بھی بھلا ہے۔ کیونکہ مقامی حکیم ان کے صحیح جذبات سمجھ سکتے ہیں۔ پھر یہی وجہ ہے کہ عوام کی بڑی تعداد اپنے مقامی طبیبوں سے استفادہ حاصل کرتی آرہی ہے۔ اور اب جبکہ صدر ضیاء الحق صاحب کی خصوصی توجہ اور دلچسپی سے پنجاب میں ایلوپیتھک ہسپتالوں کی طرح سرکاری سطح پر ۲۵۰ فری طبی یونانی ہسپتالوں کی منظوری دی جاچکی ہے جن میں ۸۳ کے لگ بھگ یہ طبی یونانی ہسپتال سرکاری ایلوپیتھک ہسپتالوں کے اندر تحصیل اور ضلع کی سطح پر قائم کئے گئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہماری صوبائی حکومت اور عزت مآب اسمبلی اس پر غور کرے گی۔ پھر یہ کہ بلوچستان کے پہاڑوں میں خواہ وہ جڑی بوٹی ہو یا شجرو حجر سب سے ان حکمائے باکمال کو واقفیت ہے ....

سردار احمد شاہ کھیتران (وزیر بلدیات)

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! اسمبلی میں لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھی جاسکتی۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- معاف فرمائیں۔ میں نے صرف نکات لئے ہیں۔

وزیر بلدیات:- جناب اسپیکر! معزز ممبر پوری تقریر پڑھ رہے ہیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- آپ پڑھنے کی کوشش نہ کریں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- حاضر صاحب! جناب والا! میں گزارش کروں گا کہ یہ حق

صرف آپ ہی کو حق حاصل ہے کہ صوبہ بلوچستان کے رجسٹرڈ حکما کو یہ حق دیا جائے ۔ اس سے نہ صرف حکما حضرات کا بھلا ہے ۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ بے شمار قبائل اکثر پہاڑوں پر جا کر جڑی بوٹیاں جمع کرتے ہیں اور وہ انہیں حکیموں تک پہنچائیں گے ۔ میرے خیال میں اس طرح ہزاروں بے روزگار باروزگار بن سکتے ہیں ۔

جناب اسپیکر! آخر میں اپنے معزز ایوان کے اراکین کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھے اپنی تائید سے نوازیں ! شکریہ

ڈاکٹر حیدر بلوچ (وزیر مواصلات و تعمیرات)

جناب اسپیکر صاحب ! آپ کی اجازت سے میں اپنے معزز رکن کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آج بیسویں صدی ہے اٹامیک دور ہے ۔ آج دنیا نے میڈیکل سائنس میں اتنی ترقی کی ہے کہ ہم جس کا اندازہ نہیں لگا سکتے ۔ مجھے یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کے دور میں میرے معزز رکن مزدوروں سے پہاڑوں سے جڑی بوٹیاں لانے کے لئے کہتے ہیں ۔ جہاں تک زبان سیکھنے کا تعلق ہے تو ڈاکٹروں کی زبان سیکھنا بڑی اچھی بات ہو گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی جواز نہیں ہے کہ زبان سیکھنے کے بعد حکمت رائج ہو ۔ میں ایوان سے یہ درخواست کروں گا کہ آج کے زمانے میں اس دقیانوسی طریقہ علاج کو رائج کرنے کی اجازت نہ دیں ۔ پنجاب میں جو کچھ ہوتا ہے ہونے دیں ۔ پنجاب میں اور بہت سی باتیں ہوتی ہیں ۔ لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ بلوچستان میں بھی یہ رائج ہو ۔ ایک بات بھی ہے کہ غیر رجسٹرڈ ڈاکٹر پنجاب میں سب سے زیادہ ہیں اور سب سے کم بلوچستان میں ۔ ہیلتھ سیکرٹری اس بات کا ثبوت دیں گے ان غیر رجسٹرڈ اور نان کوالیفائیڈ ڈاکٹر بلوچستان میں ہیں ۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر پنجاب اور سندھ والے انہیں رجسٹرڈ کریں تو ہم بھی انہیں رجسٹرڈ کریں ۔ میں ایوان سے یہ استدعا کروں گا کہ اس قرارداد کو مسترد کیا جائے

میر محمد نصیر مینگل (وزیر صنعت و حرفت)

جناب والا! میں اپنے دوست حیدر بلوچ صاحب کی تائید کرتا ہوں ۔ ہمیں پیچھے نہیں جانا چاہیئے اور یہ بات بھی نہیں ہونی چاہیئے کہ بلوچستان اسمبلی والے ہر چیز میں پانچ سو ، ہزار ، دو ہزار سال پیچھے جانے کی کوشش کریں ۔ جہاں تک بیروزگاری کا تعلق ہے اس بارے میں ان کو بتا دینا

چاہتا ہوں کہ اس جدید دور میں ہمارے ڈیڑھ سو ڈاکٹر بے کار پھر رہے ہیں۔ ان ڈاکٹروں پر اتنی بھاری رقومات خرچ کرنے کے بعد اور اتنے سال پڑھائی کے بعد ہم انہیں ابھی تک نہیں کھپا رہے ہیں۔ اس موقع پر میں ایک واقعہ سنانا چاہوں گا۔ ایک صاحب کسی دعوت میں کھانا کھانے گئے وہاں کھانا تیار نہیں تھا۔ دوسری جگہ بھی دعوت کا اہتمام تھا۔ ان صاحب نے سوچا کہ یہاں پہ دیر لگے گی کیوں نہ دوسری دعوت میں جا کر کھانا کھا لینا چاہیئے۔ یہ صاحب وہاں پہنچے تو کھانا ختم ہو چکا تھا۔ لہٰذا وہ پہلی دعوت کی طرف پلٹے۔ وہاں پہنچ کر یہ معلوم ہوا کہ یہاں بھی کھانا ختم ہو چکا ہے۔ اس شخص کو کھانا نہ یہاں ملا اور نہ وہاں۔ اب ہم جدید طب یا حکمت میں بھی ترقی نہیں کر پا رہے ہیں اور اس میں بھی ہمارے لوگ بیروزگار ہیں۔ جن کے پاس ایم بی بی ایس کی ڈگریاں ہیں۔ اس کے ساتھ ہم کہتے ہیں کہ ہم طب کی طرف آئیں۔ اپنا رخ پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف کریں۔ ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم آگے کی طرف جائیں۔ جبکہ ہم جا رہے ہیں پیچھے کی طرف۔ جناب والا! ہم ان بیروزگار لوگوں کو روزگار نہیں دے پا رہے تو دوسرے لوگوں کا کیا ہوگا

پرنس یحییٰ جان:- جناب والا! یہ بات صحیح ہے کہ یہ طریقہ علاج تین چار ہزار سال سے چلا آرہا ہے۔ لیکن میں جناب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چاند پر تو امریکن پہنچے ہیں۔ ہم تو ابھی تک اونٹ پر بیٹھے ہیں۔ اس کے ساتھ دوسری بات یہ ہے کہ صدر ضیاء الحق صاحب نے ۹ سال پہلے حکیم سعید کو طب کا مشیر رکھا تھا کیا وہ ہوشیار آدمی نہیں یا پھر انہوں نے یہ غلطی کی ہے؟

وزیر صنعت وحرفت:- جناب والا! جیسا کہ معزز رکن نے فرمایا کہ ہماری قسمت میں اونٹ پر بیٹھنا ہی نہیں ہے بلکہ ہمیں اس سے آگے بھی جانا ہے۔ خداوند قدوس نے ازل سے نہیں لکھا ہے کہ ہمیں اونٹ پر ہی بیٹھنا ہے۔ ہمیں آگے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پرنس یحییٰ جان:- جناب والا! میرے معزز رکن اپنے علاقے سے آتے ہیں وہ یہ بتائیں کہ وہاں پر کتنے لوگوں کے پاس گاڑیاں ہیں۔ جناب پینسٹھ ہزار میں سے آپ اور چار آدمیوں کے پاس گاڑیاں ہیں۔ میں ....

وزیر صنعت و حرفت :۔(پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! اسپیکر صاحب! ....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ جب اسپیکر بول رہا ہوتا ہے تو نہ پوائنٹ آف آرڈر چلتا ہے نہ کچھ اور آپ صرف قرارداد پر بحث کریں۔ آپ براہ راست کسی پر اعتراض نہ کریں۔

پرنس یحییٰ جان :۔ جناب والا! معذرت چاہتا ہوں۔

بلوچستان جڑی بوٹیوں سے مالا مال ہے۔ آپ مارکر الکلائیڈ کی مثال لیں۔ اس کی دنیا میں اجارہ داری ہے۔ یہاں پر لوگ کتنی جڑی بوٹیوں سے ادویات بناتے ہیں اور امریکہ بھیجتے ہیں جب مرکزی حکومت اس بات کی اجازت دے سکتی ہے تو ہمارے بہت سارے لوگ اس سے متعلق ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس پر ریسرچ کریں۔ کیونکہ یہ جڑی بوٹیاں ہمارے علاقوں میں کافی پائی جاتی ہیں۔ جناب ڈاکٹر صاحب تو بس ڈاکٹر صاحب ہوتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :۔ جناب والا! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے ہاں جڑی بوٹیاں ہوتی ہیں۔ وہ کافی امراض کے لئے استعمال ہوسکتی ہیں۔ لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آج کی دنیا میں اتنی سائنس اور ادویات بنائی جارہی ہیں کہ طب کی اہمیت ختم ہوگئی ہے۔ اگر آپ ان جڑی بوٹیوں کے پیچھے جائیں گے تو پھر یہ فروخت نہیں ہوں گی۔

پرنس یحییٰ جان :۔ جناب والا! اگر یہ جڑی بوٹیاں فروخت نہیں ہوں گی تو پھر ان پر اجارہ داری کیوں ہے۔؟ (آپس میں باتیں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ آپ لوگ قرارداد پر بحث کریں۔ آپس میں بحث کی ضرورت نہیں اسپیکر کو مخاطب کر کے بات کریں۔

پرنس یحییٰ جان۔ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ایڈوانس ٹیکنالوجی دنیا میں ہے۔ جب

ایڈوالس ٹیکنالوجی ہے تو آج تک کینسر اور زکام کا علاج کیوں دریافت نہیں ہوا؟۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- آپ اپنی بحث جاری رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب کے حوالے سے بات نہ کریں۔

پرنس یحییٰ جان :- جناب والا! تو ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کافی ایڈوانس ہو گئے ہیں تو آج تک ان کے پاس زکام کا علاج کیوں نہیں ہے؟ اگر کسی کے پیٹ میں درد ہوتا ہے تو یہ ڈاکٹر صاحبان اسی قسم کی دوائیں مریض کو دیتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :- جناب زکام اور کینسر کا علاج تو ساری دنیا میں نہیں ہے

پرنس یحییٰ جان :- امریکہ والے چاند پر پہنچے ہیں ہم اور آپ تو ابھی تک زمین پر ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ مفید ہے تو ہمارے بھائی اس طریقہ علاج کو اچھی طرح دیکھیں ہمارا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم نے ایک پوائنٹ اٹھایا اور ہم حکومت کے مخالف ہو گئے۔ ہم سب یہاں موجود ہیں۔ ہم سب آپس میں بھائی ہیں۔ اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ ہم خان صاحب ہیں ہم اس کی مخالفت کریں گے۔ ہم سب یہاں پر بلوچستان کی خدمت کے لئے بیٹھے ہیں چاہے وہ حکومت میں وزیر اعلیٰ ہو وزیر ہو یا ممبران۔ جیسے آپ عوام کے خادم ہیں۔ ویسے ہم بھی خادم ہیں۔ اگر ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں۔ یا اقلیتی گروپ میں ہیں ....

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا! میں آپ کو یہ بتانا مناسب سمجھوں گا کہ لوگوں نے اب ان چیزوں کو چھوڑ دیا ہے

پرنس یحییٰ خان :- جناب والا! جہاں سے میں آتا ہوں وہاں پر لوگ اب بھی پچاس سے ۸۰ فیصد تک انہی جڑی بوٹیوں کو استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا میں ایوان سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس پر غور فرمائیں گے۔ میں اس کے ساتھ ارجن داس صاحب کی تائید کرتا ہوں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- (پوائنٹ آف آرڈر) اسپیکر صاحب گذارش یہ ہے کہ میں ایوان کا مشکور ہوں کہ میری اس قرارداد کو منظور کیا۔ لیکن جیسا کہ ہمارے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ طریقہ کار بہت پرانا ہو چکا ہے اور میل ہی نہیں سکتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے میں خود یہ یقین سے کہتا ہوں کہ میں ایک حکیم گھرانہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ جب کہ ڈاکٹروں کے لئے کینسر ایک چیلنج بنا ہوا ہے۔ میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ جڑی بوٹیاں کینسر کے لئے اچھی تصور کی جارہی ہیں اور ان جڑی بوٹیوں کو اس کے لئے تحقیقات کی غرض سے امریکہ بھی بھجوایا گیا ہے۔ امید ہے کہ کینسر کے لئے اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ اگر حکومت کی سرپرستی ہمیں ملے گی تو ہم آگے آئیں گے۔ میں ہاؤس سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح حکمت کو صوبہ پنجاب میں درجہ دیا جارہا ہے۔ اور حق ملا ہے۔ ویسے ہی یہ ہمارا بھی حق ہے۔ ہمارے پاس لاکھوں روپے کی جڑی بوٹیاں موجود ہیں۔ انہیں ہم یقیناً استعمال کرسکتے ہیں (آپس میں باتیں اور شور)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- میں ممبران سے یہ کہوں گا کہ وہ ہاؤس کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ آپ کس پر بات کر رہے ہیں

مسٹر ارجن داس بگٹی:- جناب والا! میں گذارش کر رہا تھا کہ کیا میں اپنے ساتھی ممبران سے پوچھ سکتا ہوں کیا انہوں نے کبھی کسی حکیم سے استفادہ حاصل کیا ہے؟ کیا وہ حکیم کی قدر نہیں کرتے ہیں؟ کیا کبھی بھی انہوں نے کسی بھی حکیم سے استفادہ حاصل نہیں کیا؟ جناب یہ انفرادی بات نہیں ہے اجتماعی بات ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ حکیموں کو آپ موقع دیں انہیں آگے لائیں۔ ہمیں ڈاکٹروں سے کوئی بیر نہیں ہے عداوت نہیں ہے۔ لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکیموں کو بھی موقع دیا جائے۔ ان کی سرپرستی کی جائے۔ ممکن ہے کہ وہ بھی عوام کی صحت کے لئے ممد و معاون ثابت ہوں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! اس میں شک نہیں کہ بلوچستان ایک پسماندہ صوبہ ہے اور اس کی اکثریت دیہاتوں میں رہتی ہے اور یہ

خاص کردہ ان جڑی بوٹیوں سے علاج کر کے شفا پاتے ہیں۔ جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے۔ جو ارجن داس بگٹی صاحب نے پیش کی ہے۔ ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ اگر اپنے طور پر چاہتے ہیں وہ اس پر تحقیق کریں اور ادویات بنائیں اور پھر سارے بلوچستان میں بھیجیں اور وہ ان جڑی بوٹیوں کا کارخانہ ڈیرہ بگٹی میں لگائیں۔ (تحسین و آفرین)

میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جناب اسپیکر! میں بھی ایک پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوا ہوں! میرا پوائنٹ آف آرڈر ذرا سب سے مختلف ہے۔ جب کوئی رکن کسی پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھے۔ وہ کسی رول کی خلاف ورزی کی طرف نشاندہی کرے۔ پوائنٹ آف آرڈر کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھڑے ہو کر تقریر کر کے شروع کر دیں اور آپس میں بیٹھ کر باتیں کرتے رہیں۔ جب کسی رولز کی خلاف ورزی ہو اس کی نشاندہی کریں۔ جب آپ آج کئی اور رولنگز دے رہے ہیں۔ تو اس کے متعلق بھی رولنگ دے دیں کہ کوئی ممبر اسمبلی میں پوائنٹ آف آرڈر پہ کیسے اٹھ سکتا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ پراچہ صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آپ ان معزز اراکین دوستوں کو ایسے نیک مشورے دیتے رہیں تو اچھا ہو گا کبھی کبھی ان کو یہ بتا دیا کریں۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! میرے دوست ارجن داس بگٹی صاحب نے جو یہ قرارداد پیش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا بھی قصور نہیں ہے۔ وہ ڈیرہ بگٹی کے علاقے میں رہتے ہیں۔ حالانکہ ہماری حکومت یہ چاہتی ہے کہ یہ علاقے بھی ترقی کریں اور آگے بڑھیں۔ لیکن بدقسمتی کا مقام ہے کوئی ڈاکٹر وہاں نہیں پہنچتا ہے اور کوئی ڈاکٹر وہاں جانا نہیں چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کا یہ خدشہ ہے کہ وہاں پر ڈاکٹر نہیں آتے ہیں اور وہ اب تک پہاڑوں کی دنیا میں رہتے ہیں۔ وہ آگے آنا چاہتے ہیں۔ ہماری تو کوشش ہے کہ اس علاقے کو بھی آگے لایا جائے اور پھر ہر شعبہ زندگی میں ترقی دی جائے۔ حکومت تو ہر ایک کی بہتری چاہتی ہے۔ اور کسی اچھی چیز کی مخالفت نہیں کرتی ہے کہ کوئی بات کسی بھائی یا کسی اور کی جانب سے پیش ہوتی ہے۔ جو بھی اچھی چیز آپ کی جانب سے پیش ہوتی ہے

ہم اس کی تائید ضرور کریں گے ۔ اور اس پر غور کریں گے ۔ یہاں پنجاب کا جو حوالہ دیا گیا ہے ۔ ہم ان سے بھی دریافت کریں گے اور سمجھیں گے کہ وہاں اس قسم کی کوئی ترقی ہوئی ہے تو ہم بھی ان کی پیروی کریں گے ۔ ہمارے معزز رکن ڈیرہ بگٹی میں رہتے ہیں ۔ وہ علاقہ پسماندہ ہے ۔ لیکن ہماری حکومت کی کوشش ہے کہ وہاں پر اسکول کھولیں ہسپتال کھولیں ۔ جو اچھی چیز ہوگی ہم ضرور کریں گے مجھے امید ہے میری اس یقین دہانی کے بعد وہ اس قرارداد پر زور نہیں دیں گے ۔ جو بھی صحیح اور اچھی بات ہوگی ۔ ہم اسے ضرور اپنائیں گے ۔ اور حکومت اس میں کسی قسم کا بخل نہیں کرے گی ۔ اب مجھے امید ہے کہ ارجن داس بگٹی صاحب اپنی اس قرارداد پر زور نہیں دیں گے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی :- جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب ! میں اپنے چیف منسٹر صاحب کا مشکور ہوں انہوں نے میری اس قرارداد کی کسی حد تک حمایت بھی کی ہے ۔ اور ساتھ ہی میری پسماندگی اور درماندگی کا بھی ذکر کیا ہے ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ڈیرہ بگٹی میں صرف جڑی بوٹیاں ہی ملتی ہیں اور پسماندہ ہے ۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر سوئی گیس جیسی نعمت بھی ہے ۔ اس کے علاوہ ڈیرہ بگٹی صوبہ بلوچستان ہی ہے ۔ اس سے ہٹ کر تو نہیں ہے ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :- جناب والا ! پھر وہ کس رول کے تحت بات کر رہے ہیں ۔ کسی رول کی خلاف ورزی تو نہیں ہوئی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- میں اب ایوان سے پوچھنا چاہتا ہوں ۔ سوال یہ ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے ؟

(قرارداد نامنظور کی گئی)

اب ایک اور قرارداد میر شئی بخش خان کھوسہ کی ہے ۔ وہ پیش کریں ۔

میر شئی بخش خان کھوسہ :- جناب والا ! میں نے جو قرارداد ٹیلیگرام کی صورت میں

جیسی تھی وہ انگریزی ہی میں تھی۔ اب اس کو اردو میں پیش کر دیا گیا ہے۔ میں اس قرارداد کو صحیح متن کے ساتھ اگلی مرتبہ پیش کر دوں گا۔ لہٰذا میں اپنی قرارداد پیش نہیں کرتا اور اسے واپس لیتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ معزز رکن کو اپنی قرارداد واپس لینے کی اجازت دی جائے؟

(قرارداد واپس لے لی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ چونکہ ایوان کے سامنے مزید کارروائی نہیں، لہٰذا اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۹ فروری ۱۹۸۶ء صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے

(قبل از دوپہر گیارہ بجکر پچاس منٹ پر اجلاس مورخہ ۹ فروری ۱۹۸۶ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا)